

مطلوب عمومی

نام احمد فاروق
پتہ ٹنڈو آلہ یار
موضوع احکام وقف
کاتب مفتی عبدالوہاب

سیریل نمبر 28771
تاریخ 5/26/2016
رابطہ نمبر
ای میل

چشتی صاحب میرا بھی ایک سوال ہے کہ اگر کسی کا پاس مدرسہ کی وقف کی گئی 25 ایکڑ زمین ہو اور وہ اسکا حساب کتاب کسی کو دینے کے لئے تیار ہی نہیں اور مدرسہ چلنا تو دور کی بات ناظرہ قرآن بھی نہ پڑھایا جا رہا ہو اور بظاہر اس زمین کا مصرف صرف اس کی ذات تک دکھائی دے رہا ہو اور وہ اس گاؤں کی مسجد کا امام بھی ہو تو کیا ایسے بندے کے پیچھے نماز جائز ہے جبکہ نبی کریم ص کی حدیث مبارکہ ہے جب کسی کا کھانا حرام ہو پینا حرام ہو اوڑھنا حرام ہو تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی اور نماز میں سورہ فاتحہ دعا ہے اور سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی آپ سے راہنمائی کی گزارش ہے؟؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصلياً

واضح رہے کہ مہتمم اور متولی ایسے شخص کو بنانا چاہیے جو پابند شرع ہو، امانت دار ہو اور مدرسہ کا کام اچھی طرح انجام دے سکے۔

صورت مسئلہ میں اگر واقعہ مدرسہ میں بچوں کی تعلیم کا سلسلہ بالکل ختم ہو چکا ہو اور مذکورہ زمین کی آمدنی وغیرہ شخص مذکور ہی اپنے ذاتی استعمال میں لاتا ہو تو شرعاً اس شخص کا یہ فعل ناجائز اور گناہ ہے، ایسی صورت میں واقف اور اس کے موجود نہ ہونے کی صورت میں اہل محلہ کے دیندار لوگوں پر لازم ہے کہ وہ وقف زمین اور مدرسہ کے لیے ایسے شخص کو ذمہ دار مقرر کر لیں جو پابند شرع ہو، امانت دار بھی ہو اور مدرسہ کا کام بھی اچھی طرح انجام دے سکے۔

ففي هامة ابن عابدين (رد المحتار): مطلب في شروط المتولي (قوله: غير مأمون إلخ) قال في الإيعاف: ولا يولي إلا أمين قادر بنفسه أو بنائبه لأن الولاية مقيدة بشروط النظر وليس من النظر تولية الضائن لأنه يخل بالمقصود، وكذا تولية العاجز لأن المقصود لا يحصل به. (380/4)

وفي الفتاوى السنديّة: الفاسق إذا كان يؤم يوم الجمعة وعجز القوم عن منعه قال بعضهم يقتدى به في الجمعة ولا تترك الجمعة بإمامته وفي غير

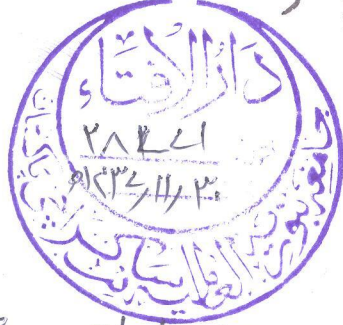
الجمعة يجوز أن يتحول إلى مسجد آخر ولا يأتى به. هكذا في
الظهيرية. (86/1)..... والله تعالى أعلم بالصواب

عبد الوهاب عفا الله عنه

دار الافتاء جامعه بنوريه عالميه كراچي

27 / ذيقعدہ / 1437ھ

الموافق
نسخه صادره من دار الافتاء
دار الافتاء جامعه بنوريه كراچي
٢٧ / ١١ / ١٤٣٧ هـ



3/9/2016